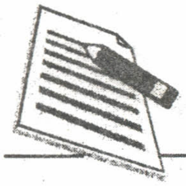

نوٹ

غم دیدہ: غمگین

30A

صحافت اور رپورٹ

صحافت کا تعارف

ایک مشہور اردو صحافی دیوان سنگھ مفتوں نے اپنی خودنوشت سوانح، ناقابل فراموش، میں اپنے صحافی بننے کی واردات لکھی ہے۔ انہوں نے گزشتہ صدی کی تیسری دہائی میں چوتھی کلاس پاس کی تھی اور لاہور میں ایک ڈاکٹر کی دوکان پر کمپاؤنڈر کی نوکری کرلی۔ سستا زمانہ تھا، پانچ روپے مہینہ تنخواہ ملتی تھی۔ دو روپے مہینے میں ناشتہ اور کھانا چلتا تھا۔ ایک روپے مہینے کے اخبار لیے جاتے تھے اور دو روپیہ مہینہ بچاتے تھے۔ جب کچھ پیسہ جمع ہوگیا تو وہ لکھنؤ گئے۔ اس زمانے کے مشہور اڈیٹر جالب دہلوی کے دفتر پہنچے جو رہائشی مکان سے ملا ہوا تھا۔ اڈیٹر صاحب نے کہا ''ہوں تو آپ صحافت سیکھیں گے'' اور کام میں مصروف ہو گئے۔ دوپہر کا وقت ہوگیا۔ اڈیٹر صاحب نے دیکھا کہ وہ لڑکا کھڑا ہوا ہے۔ گھر میں گئے اور اس کے لیے کھانا بھیج دیا۔ دوپہر کے آرام کے بعد آئے تو وہ لڑکا میز کے سامنے کھڑا تھا۔ پھر کام میں لگ گئے اور شام ہوئی۔ گھر میں سے کھانا آگیا اور دفتر میں سونے کی اجازت مل گئی۔

تین دن تک وہ لڑکا استاد کی میز کے سامنے کھڑا رہا۔ چوتھے دن استاد نے انگلش کی ایک چھوٹی سی خبر دی کہ اس کا ترجمہ کرلاؤ۔ لڑکا بہت خوش ہوا۔ اس خبر کا ترجمہ کیا۔ استاد کو دیا انہوں نے بغیر پڑھے اس کی پڑیا بنائی اور ردّی کی ٹوکری میں ڈال دی۔ دوسری خبر دی۔ اس کے ترجمے کا بھی وہی حشر ہوا۔ کوئی ایک ہفتہ اسی طرح گزر گیا۔ تب ایک خبر کے ترجمے کی تصحیح کی۔ بین سطور میں لال روشنائی سے تصحیح کی اور وہ خبر چھپی۔ لڑکا بہت خوش ہوا۔ اب ترجمے کے لیے خبریں ملتیں۔ ترجمے کی تصحیح میں سرخ

نوٹ

۱۹۳۶ء کا زمانہ غزل کے لیے پھر ایک نیا موڑ ثابت ہوا۔ ترقی پسند تحریک سے تعلق رکھنے والے کچھ شاعروں نے نئی تکنیک اور نئے تجربوں کو اپنایا تو کچھ نے قدیم روایات کی پابندی پر زور دیا۔ اس تحریک کے ساتھ ہی ہندوستان کی آزادی کی تحریک بھی جاری تھی۔ اس زمانے میں ہندوستان کے سیاسی وسماجی حالات تیزی سے بدل رہے تھے چنانچہ اردو غزل بھی متاثر ہوئی۔ اشتراکی نظریات ادب میں راہ پا گئے۔ ترقی پسند شاعروں کے ایک بڑے گروہ نے ادب کو پروپیگنڈے کا ذریعہ بنایا۔ ترقی پسند تحریک کا مقصد ملک میں ایک ایسے معاشی نظام کا قیام تھا جس میں دولت کی تقسیم برابر ہو اور انسانیت کا استحصال نہ ہو۔ غزل گو شعراء نے بڑی حد تک ان مقاصد کی تکمیل کا کام غزل سے لیا مگر یکسانیت اور زبردست مقصدیت کے بوجھ کو غزل برداشت نہ کر سکی۔ اس دور کے شعرا میں فراقؔ، مجنوںؔ، مجازؔ، مخدومؔ محی الدین، سلامؔ مچھلی شہری، اخترؔ الایمانؔ، مجروحؔ سلطان پوری، غلام ربانی تاباںؔ، علی سردار جعفریؔ، جاں نثار اخترؔ، ساغر نظامی اور فیض احمد فیضؔ وغیرہ اہم ہیں۔ یوں تو ان سب نے غزل کی روایت کو نئے تجربات سے آشنا کیا مگر ان میں فیضؔ اور فراقؔ کی آواز میں زیادہ توانائی محسوس ہوتی ہے۔ انہوں نے غزل کو نیا مزاج اور نیا آہنگ دیا۔ فیضؔ نے ٹھہرے ہوئے نرم لہجے میں روایت اور بغاوت کو یکجا کیا۔ ان کی غزل میں فن کارانہ حسن اور شادابی ہے۔ انہوں نے غم و آلام کو بھی شگفتہ لہجہ دیا ہے ؎

صیاد نے پھر در زنداں پہ آ کے دستک دی
سحر قریب ہے دل سے کہو نہ گھبرائے

دونوں جہاں تری محبت میں ہار کے
وہ جا رہا ہے کوئی شب غم گزار کے

فیضؔ

ہندوستان کی آزادی اور ملک کی تقسیم سیاسی اعتبار سے تو زبردست حادثہ تھا ہی مگر ادبی لحاظ سے بھی یہ بڑا اہم واقعہ ثابت ہوا۔ اردو غزل گو شعرا نے اس دور کے حالات اور کیفیات کو بیان کیا لیکن انہوں نے اس دور کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے تحت غزل میں بھی اہم تبدیلیوں کو راہ دی۔ آج دنیا اس قدر وسیع ہو چکی ہے کہ اس میں تجربے کی بڑی موٹی تہیں ہیں اور فکر وخیال کی لاانتہا سمتیں ہیں۔ چنانچہ اس وسعت اور پھیلاؤ نے اردو غزل کو بدل ڈالا۔ اب اس میں ہزار رنگ اور سینکڑوں دشائیں ہیں۔ پرانی تہذیب کی توڑ پھوڑ، نئی تہذیب کا غلبہ، مشینی قوتوں کا بڑھتا ہوا دباؤ ایسی چیزیں ہیں جن کا سامنا آج کے غزل گو شعرا کو کرنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ غزل کا ایک نیا روپ ابھر رہا ہے۔ ناصرؔ کاظمی، ابن انشاؔ، خلیل الرحمان اعظمی، زیبؔ غوری، عمیقؔ حنفی، باقیؔ، زبیر رضوی، مظہر امام، ظفر اقبال، حسنؔ نعیم، ندا فاضلی، شہریار، باقرؔ مہدی، [illegible]، احمد ندیم قاسمیؔ اور ساقیؔ فاروقی، عرفان صدیقی وغیرہ غزل کو سنوارنے والوں میں اہمیت رکھتے ہیں۔

اردو غزل کے اس ارتقائی جائزے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ غزل ابتدا سے آج تک مختلف مرحلوں اور مختلف تجربوں سے

نوٹ

کسی اچھے صحافی یا اس سے متعلق اخبار یا رسالے سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بے لاگ لپٹ پوری دیانت سے اپنے قارئین تک خبریں یا مضامین پہنچا سکیں۔

اچھی صحافت کے لیے صاف ستھرا اور غیر جانب دار ہونا ضروری ہے۔ ایسے اخبار یا رسائل صحیح معنوں میں اپنے قارئین کے ذوق کی تسکین کرتے ہیں۔

دیانت دار صحافت، خاص طور پر سیاسی اور سماجی پالیسی کے اخباروں اور رسائل کے لیے آسان نہیں ہے۔ خبروں کو صحیح طور پر پیش کرنا کچھ افراد، گروہ یا حکومت کی ناگواری کو دعوت دے سکتا ہے۔ آزادی سے پہلے حکومت کی نظر اخباروں پر بہت سخت رہتی تھی۔ کچھ اخبار و پر ان کی صاف گوئی پر تنبیہ کی جاتی تھی، ضمانت طلب کر لی جاتی تھی اور پھر حکومت کے خلاف لکھنے پر ضمانت ضبط کر لی جاتی تھی۔ اخبار بند کر دیا جاتا تھا۔ مولانا حسرت موہانی کو ان کی صحافت کی وجہ سے قید کیا گیا تھا۔ مولانا آزاد کا اخبار الہلال بند کیا گیا تھا۔ آزادی ملنے کے بعد اب ہندوستان میں پریس یا اخباروں پر وہ پابندی نہیں ہے۔ اخبار اب کھل کر حکومت کے کاموں پر تنقید کر سکتے ہیں۔ لیکن اس آزادی کی بھی ایک حد ہے۔ ایسی خبر جس میں سچائی کم ہو، یا بڑھا چڑھا کر لکھی گئی ہو، جس سے کسی فرد کی توہین ہوتی ہو، وہ اخبار یا صحافی کے لیے مصیبت کھڑی کر سکتی ہے۔ پریس کونسل آف انڈیا ایک نیم سرکاری ادارہ ہے جو اخباروں پر نظر بھی رکھتا ہے اور نامناسب طریقے سے کوئی صحافی یا اخبار مصیبت میں پڑ جاتا ہے تو اس کی مدد بھی کرتا ہے۔

اکبر الہ آبادی کا قول ہے۔ گر توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو۔ اخبار رائے عامہ پر اثر انداز ہوتا ہے اس لیے اس کی بہت اہمیت ہے۔ حکومت پریس کے محکمے کے ذریعے اخبارات میں جو کچھ چھپتا ہے اس پر نظر رکھتی ہے اور "کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا" کو جان کر اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرتی ہے۔

اخبارات کی رائے عامہ کی طاقت کے پیش نظر سیاسی جماعتیں، سیاسی افراد یا سماجی گروہ اخبار نکالتے ہیں تاکہ رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار اور متاثر کر سکیں۔

صحافت ایک باعزت، مفید اور طاقتور پیشہ ہے۔ صحت مند، دیانتدار صحافت ملک کے اور ملک کے لوگوں کے لیے ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن حکومت کی طرف سے، پریس کونسل کی طرف سے اور عوام کی طرف سے صحت مند صحافت کی ہمت افزائی ہونی چاہیے تاکہ یہ اچھا ہتھیار ذہن اور ہر قسم کی ترقی میں مددگار رہے۔

صحافت ایک باقاعدہ فن ہے۔ اس کے زمرے میں مندرجہ ذیل چیزیں آتی ہیں۔

1. اداریہ
2. رپورٹ تیار کرنا
3. خبریں تیار کرنا

4. اشتہارات کی تیاری
5. سرخی لگانا
6. تبصرہ نویسی
7. انٹرویو
8. فیچر لکھنا

مقاصد

اس سبق کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد آپ جان سکیں گے۔

— رپورٹ کسے کہتے ہیں؟
— رپورٹ کے مختلف پہلو کون سے ہیں؟
— رپورٹ کتنے قسم کی ہو سکتی ہے؟
— رپورٹ کی زبان کیسی ہوتی ہے؟

30A.1 الفاظ اور معنی

خودنوشت	کسی انسان کی زندگی کے واقعات اسی کے ہاتھ سے لکھے گئے ہوں۔ یہ لفظ ''خودنوشت سوانح عمری'' ہے جس کا مخفف 'خودنوشت' ہے۔
تصحیح کرنا	ٹھیک کرنا
مستند	بھروسے کے قابل۔ معتبر
کوشاں	کوشش کرتے ہوئے
رسائل	رسالے کی جمع
عجلت	جلدی
آگہی	جانکاری
تعجیل	جلدی
کارہائے نمایاں	بڑے اور اہم کام

نوٹ

بے لاگ لپیٹ	غیر جانبداری
رائے عامہ	عام لوگوں کی رائے

آپ نے سیکھا؟

1. مشہور صحافی دیوان سنگھ مفتوں نے اپنے شوق سے صحافت سیکھی۔
2. مفتوں کے استاد جناب جالب دہلوی تھے۔
3. صحیفہ اور صحافت ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔
4. وقفۂ اشاعت کے لحاظ سے اخبار اور رسائل کئی طرح کے ہوتے ہیں۔
5. موضوع کے لحاظ سے بھی اخبار اور رسائل کئی طرح کے ہوتے ہیں۔
6. صحافت ایک معزز اور بااثر پیشہ ہے۔

اختتامی سوالات 30A.5

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب اپنی کاپی میں لکھیے۔

1. جالب صاحب نے دیوان سنگھ سے کئی دن بعد کیوں کام شروع کرایا؟
2. استاد شروع کے ترجموں کو پڑیا بنا کر ردی کی ٹوکری میں کیوں ڈالتے رہے؟
3. وقفۂ اشاعت کے مطابق اخبار اور رسائل کی کون کون قسمیں ہیں؟
4. اخبارات یا رسائل کی پالیسی سے کیا مراد ہے؟
5. صحافی کو تاریخ کا مستند گواہ کیوں کہا گیا ہے؟
6. سالانہ رسائل عام طور پر کیوں شایع کئے جاتے ہیں؟

30A.2 رپورٹ تیار کرنا

معروضی: کسی چیز کو اس کی اپنی شکل میں پیش کرنا یا دیکھنا

کسی واقعے، حادثے، تقریب یا دیگر حقائق کے مؤثر، معروضی اور مکمل بیان کو رپورٹ کہتے ہیں اس میں تمہیدی طور پر حقائق کا پس منظر، مقام، تاریخ، تیاری، اہتمام، مقاصد عوام کی دلچسپی اور شمولیت بیان کرنے کے بعد اصل موضوع پیش کیا جاتا ہے جس میں شریک لوگ اور متعلقہ افراد کا ذکر ہوتا ہے۔ آخر میں تقریب یا واقعہ کے نتائج و اثرات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس طرح

رپورٹ میں تین پہلو شامل ہوتے ہیں، پس منظر، اصل واقعہ اور اثرات۔ رپورٹ مختصر بھی ہو سکتی ہے اور طویل بھی۔ اس کا انحصار واقعہ یا تقریب کی اہمیت اور ضرورت پر ہے۔

کسی تقریب، سیمنار، سمپوزیم کی رپورٹ لکھی جا سکتی ہے۔ اسکول کی تقریبات جیسے پندرہ اگست کی تقریبات، اسکول کی سالانہ تقریبات کی رپورٹ بھی لکھی جاتی ہے۔ اکثر آپ لوگوں نے اخباروں میں کبھی سیلاب کی رپورٹ کبھی کسی ریل حادثہ کی رپورٹ پڑھی ہوگی۔ ہفتہ بھر پارلیامنٹ کے اجلاس میں کیا ہوا اس کی اگر روداد بیان کی جائے تو یہ بھی رپورٹ ہے۔ اسی طرح کھیل کود کے بارے میں رپورٹ لکھی جاتی ہے۔ علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے بارے میں بھی رپورٹ لکھی جا سکتی ہے۔

رپورٹ کی زبان اور اصطلاحات رپورٹ کے موضوع کے اعتبار سے استعمال ہوتے ہیں۔

نوٹ

اصطلاحات: کسی لفظ یا الفاظ کو اس کے اسی معنی کے بجائے کسی دوسرے معنی میں استعمال کرنا اور سمجھنا

رپورٹ کئی طرح کی ہو سکتی ہیں جیسے

- واقعاتی یا حادثاتی رپورٹ
- تحقیقاتی رپورٹ
- تجزیاتی رپورٹ
- تاثراتی رپورٹ
- افواہی رپورٹ

ان سب میں سب سے آسان اور عام واقعاتی رپورٹ ہے۔ اس میں دیکھ کر سُن کر اور کبھی کبھی سوالات کر کے مواد حاصل کیا جاتا ہے۔

آیئے ہم مختلف رپورٹوں کے نمونے دیکھیں۔

نمونہ رپورٹ نمبر-1

سویتا رانی اور عید ملن

۱۱ر جنوری، دہلی پبلک ویلفیئر کمیٹی کی طرف سے منعقد عید ملن کی تقریب میں سویتا رانی شرکت کے لیے تشریف لائیں۔ کمیٹی کے ممبران کے علاوہ اس تقریب میں شہر کے اہم افراد اور صحافی شریک تھے۔ عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔ تقریب کا آغاز بچوں نے ایک گیت سے کیا جو قومی یکجہتی سے متعلق تھا۔ سویتا جی بہت خوش تھیں اور مسکرا کر لوگوں سے مل رہی تھیں۔ موقع کا فائدہ اٹھا کر کچھ لوگوں نے سویتا جی سے سیاسی سوالات کرنا شروع کر دیئے جسے انہوں نے پسند نہیں کیا اور لوگوں کو ٹالنا چاہا۔ لوگ وزیر اعلیٰ کو ہٹانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جب سوالات اور شور بہت بڑھ گیا تو کمیٹی کے ذمہ داران تقریب ختم ہونے سے پہلے انہیں وہاں سے واپس لے گئے۔ تقریب میں آئے ہوئے لوگ بہت مایوس دکھائی دے رہے تھے اور عید ملن کی تقریب کو

نوٹ

سیاسی رنگ دینے پر اعتراض کر رہے تھے۔

نمونہ رپورٹ نمبر-2

کمزور طبقات کے بچوں کو اچھی تعلیم دینے کی سخت ضرورت

ہندستان کے وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کے بہتر مستقبل کے لیے سماج کے کمزور طبقات کو اچھی تعلیم دینے کی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے اساتذہ کے ایک ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کرنے والے لوگوں کو بہتر تعلیم مہیا کرائی جانی چاہیے کیونکہ اس سے سماجی بُرائی خود بخود ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ غریب بچوں کو جتنی اچھی تعلیم دی جائے گی، ملک کا مستقبل اتنا ہی زیادہ تابناک ہوگا۔

وزیر اعظم نے مہاتما گاندھی کی ''ایچ وَن ٹیچ وَن'' کی اپیل کو دہراتے ہوئے کہا کہ یہ اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلباء میں اس فکر کو فروغ دیں کہ ہر طالب علم ایک اَن پڑھ شخص کو تعلیم دے۔ انہوں نے غیر سرکاری تنظیموں سے زور دے کر کہا کہ وہ ناخواندگی کو ختم کرنے کے لیے آگے آئیں کیونکہ حکومت تنہا اس کام کو نہیں کر سکتی۔

وزیر اعظم نے مزید کہا کہ جب لوگوں میں تعلیم عام ہو جائے گی تو سماج کی بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے میں آسانی ہوگی اور سماج کی دوسری برائیوں کو دور کرنے کے لیے بیداری پیدا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کیرالا میں اس بات کا ثبوت موجود ہے۔ وہاں پر 100 فیصد تعلیم ہے جس کی وجہ سے آبادی میں صرف 1.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آئین کے آرٹیکل 45 کے مطابق سبھی ریاستوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ 14 برس کی عمر کے بچوں کو مفت تعلیم مہیا کرائیں۔ اور آئین کی 60ویں ترمیم کے مطابق ہر صوبائی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ بچوں کو ابتدائی تعلیم ان کی مادری زبان میں دی جائے

نمونہ رپورٹ نمبر-3

جامعہ کا تربیتی پروگرام برائے اردو اساتذہ

۱۱رجنوری ۱۰ربجے صبح۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کانفرنس ہال میں ۲۱روزہ پروگرام کا افتتاح وائس چانسلر کی صدارت میں ہوا۔ ڈین فیکلٹی تعلیم نے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر سلامت اللہ کا استقبال کرتے ہوئے ان کے تعلیمی کارناموں پر روشنی ڈالی اور ان تمام اساتذہ کا بھی استقبال کیا جو دہلی کے مختلف اسکولوں سے اس پروگرام میں شرکت کے لیے تشریف لائے تھے۔ شعبہ کے صدر نے تربیتی پروگرام کی تفصیلات بتاتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد واضح کیے۔ مہمان خصوصی نے اس پروگرام میں مدعو کیے جانے پر شکریہ ادا کیا اور مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے اردو کی تدریس کے لیے جدید طریقہ اور تکنیک کو استعمال کرنے کی

نوٹ

ضرورت پر روشنی ڈالی اور اس قسم کے تربیتی پروگراموں کو زیادہ سے زیادہ منعقد کرنے کی اہمیت کو واضح کیا۔ صدر جلسہ کے شکریہ کے کلمات سے جلسہ کا اختتام ہوا۔

30A.3 حادثاتی رپوٹ

رپورٹ نمبر-4

پنک لائنس بس کی زد میں آکر طالب علم کی موت

نئی دہلی۔ ۱۲ر جنوری

مغربی دہلی کے وکاس پوری علاقہ میں آج ایک تیز رفتار بس کے پہیے کی زد میں آکر ایک اسکولی بچے کی موت ہوگئی۔ خادثہ کے بعد لوگوں نے بس میں آگ لگادی۔ طالب علم کا نام پنکج شرما ہے۔ بس ڈرائیور کو بعد میں گرفتار کرلیا گیا۔ پولس کے مطابق آج دوپہر ایک بجے اتم نگر سے IX کلاس میں پڑھنے والا طالب علم پنکج سائیکل سے گھر آرہا تھا۔ پنکھا روڈ سی پوائنٹ کے قریب تیز رفتار سے آرہی پنک لائن بس نے اس کو پیچھے سے ٹکر ماردی جس کی وجہ سے پنکج کا سر بس کے پہیے کے نیچے آگیا اور موقع پر ہی اس کی موت ہوگئی۔ یہ بس روٹ نمبر 883 کی ہے۔ موقعۂ واردات پر کافی لوگ اکٹھا ہوگئے اور انہوں نے بس میں آگ لگادی۔ اطلاع ملتے ہی پولس موقع پر پہنچ گئی اور کسی طرح اس نے بھیڑ پر قابو پایا۔ بعد میں بس ڈرائیور ایشور سنگھ کو گرفتار کرلیا گیا۔ پنکج شرما پرتاپ گارڈن علاقہ میں رہتا تھا۔ اس کے باپ کا نام پی ڈی شرما ہے۔ معاملہ کی تفتیش جاری ہے۔

30A.4 رپورٹ نمبر-5

کھیل کود سے متعلق رپورٹ کا ایک نمونہ دیکھئے

ہند کے خلاف آسٹریلیائی محنت پر پانی پڑگیا

ملبورن ۲۷ر دسمبر۔ آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان دوسرے کرکٹ ٹسٹ کے دوسرے دن کا کھیل آج بارش کی وجہ سے وقت سے پہلے ختم کردینا پڑا جب کہ میزبان ٹیم نے پہلی اننگز میں 5 وکٹ کے نقصان پر 332 رن بنالیے تھے۔ ملبورن کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلے جارہے ٹسٹ کو آج چائے کے وقفے سے ذرا پہلے اس وقت روک دینا پڑا جب زور

نوٹ

دار بارش شروع ہوگئی اور پورا میدان جل تھل ہو گیا۔ میچ کے عہدے داران بقیہ تین دنوں میں روزانہ طے شدہ وقت میں ایک گھنٹہ کا اضافہ کرنے پر رضامند ہو گئے تا کہ برباد وقت کو پورا کیا جا سکے۔ کھیل کے پہلے دن کا بیشتر وقت بھی بارش کی نظر ہو گیا تھا۔ کل کے 3 وکٹ پر 138 رن سے آگے کھیلتے ہوئے آج آسٹریلیا نے اسکور میں 194 رن کا اضافہ کیا یاد رہے آسٹریلیا پہلا ٹسٹ 285 رن سے جیت چکا ہے۔ تیسرا اور آخری ٹسٹ سڈنی میں 2 جنوری سے کھیلا جائے گا۔

متن پر سوالات 30A.1

مندرجہ ذیل بیانات میں سے درست جواب پر صحیح (ü) کا نشان لگائیے۔

1. رپورٹ میں بنیادی طور پر تین پہلو شامل ہوتے ہیں۔
   الف) زبان، تصاویر اور کہانی۔
   ب) خوشخطی، افراد اور دلچسپی۔
   ج) اصل واقعہ، پس منظر اور اثرات۔

2. رپورٹ میں سب سے زیادہ اہمیت ہے۔
   الف) مقام، وقت اور تاریخ کو دی جاتی ہے۔
   ب) اصل موضوع کو دی جاتیہے۔
   ج) واقعہ کے نتائج واثرات کو دی جاتی ہے۔

3. رپورٹ میں زبان
   الف) موضوع سے ہٹ کر استعمال ہوتی ہے۔
   ب) موضوع کے اعتبار سے استعمال ہوتی ہے۔
   ج) کبھی موضوع کے اعتبار سے استعمال ہوتی ہے۔
   کبھی موضوع کا خیال نہ کر کے بھی زبان استعمال ہوتی ہے۔

4. رپورٹ کی سب سے بڑی خوبی
   الف) طوالت ہے۔
   ب) معروضیت ہے۔

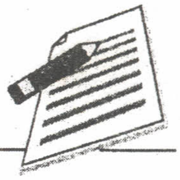

نوٹ

ج) اختصار۔

آپ نے کیا سیکھا؟

— رپورٹ میں مقام، تاریخ اور اصل حقائق کے بارے میں لکھتے ہیں۔
— رپورٹ میں حقائق کا پس منظر بھی بیان کرتے ہیں۔
— رپورٹ میں حقائق سے متعلق افراد کے تاثرات بھی لکھتے ہیں۔
— رپورٹ کی زبان ایسی آسان ہوتی ہے جو سب کی سمجھ میں آ جائے۔

30A.10 اختتامی سوالات

1. اسکول کی کسی تقریب کی مختصر رپورٹ لکھئے۔
2. اپنے گھر کی کسی تقریب کو رپورٹ کی شکل میں بیان کیجئے جیسے شادی کی تقریب، عید کی تقریب۔
3. اپنے گھر کے آس پاس کی کسی تقریب کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کیجئے۔
4. آپ نے کبھی کوئی سائیکل یا رکشہ یا بس کی ٹکر دیکھی ہوگی، اس کی رپورٹ لکھئے۔

متن پر سوالات کے جوابات

30A.1 .1 ج
.2 ب
.3 ب
.4 ب